بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ صفر ۱۳۶۳ھ | ۱۵ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۲ ماہ تبلیغ - پونے بارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی - کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی اور پیٹ درد میں افاقہ ہے - الحمد للہ - نیز سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی عام حالت اچھی اور بخار میں کمی معلوم ہوتی ہے - زخم اور کھانسی کی وہی حالت ہے۔

لاہور ۱۳ ماہ تبلیغ آج گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ نیز سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ان کی طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے ثم الحمد للہ

ہوشیارپور میں نہایت عظیم الشان جلسہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز شرکت فرمائینگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح الموعود کی پیشگوئی کا اشتہار ہوشیارپور سے شائع فرمایا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر ظاہر فرمایا ہے۔ کہ حضور ہی کی ذات والاصفات اس پیشگوئی کی مصداق ہے۔ چونکہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ان کے اعلان کے لئے یہ جلسہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء منعقد ہونے والا ہے۔ ہوشیارپور اور جالندھر کی تمام جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ افراد اس جلسہ میں شامل ہوں۔ اور پنجاب کی ہر جماعت اپنا ایک نمائندہ اس جلسہ میں شریک ہونے کیلئے ضرور بھیجے۔ ایک سے زیادہ دوست آنا چاہیں۔ تو ممانعت نہیں ہے۔ سرحد۔ یو۔پی وغیرہ علاقہ جات سے بھی اگر نمائندے بھجوائے جاسکیں۔ تو بھجوانے کی کوشش کی جائے ؏

اس جلسہ کا پروگرام انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار اخلاص

جماعت احمدیہ کنانور (مالابار)

کنانور ۱۲ فروری۔ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کنانور مالابار بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کل بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مصلح موعود کے اعلان پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنے کی عرضداشت مرتب کی گئی۔ نیز دعا کی گئی۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو لمبی عمر عطا کرے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے جو خواتین اور احباب جماعت باقاعدہ دعائیں کرتے ہیں۔ وہ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ سے اجر پانے کے مستحق ہیں۔ کہ وہ محض خدا تعالیٰ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کئی ایسی دعائیں جو ان کی ذات کے متعلق ہونگی قبول فرمائے گا۔ پس احباب التزام کے ساتھ سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

قادیان میں احمدیہ کالج کا اجراء

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے صدر کالج کمیٹی)

احباب کو یہ سنکر یقیناً بہت خوشی ہوگی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ مشاورۃ کے بعد جس احمدیہ کالج کے اجراء کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے لئے حضور کی مقرر کردہ کمیٹی کے ذریعہ کوشش ہوتی رہی ہے پنجاب یونی ورسٹی نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ اور انشاء اللہ یہ کالج جس کا نام غالباً تعلیم الاسلام کالج ہوگا۔ اس سال کے موسم گرما سے شروع ہو جائے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر رنگ میں بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے نیز احباب کو ابھی سے اس کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ جو دو رنگ میں ہونی چاہیئے:۔ اوّل:۔ اپنے بچوں کو اس کالج میں بھجوانے کا انتظام۔ دوم۔ دوسروں میں اس کے متعلق تحریک۔ مختصر کوائف یہ ہیں:۔

(۱) اس کالج میں فی الحال صرف ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) کا انتظام ہوگا۔ اور علاوہ دینیات کے مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے:۔

عربی۔ انگریزی۔ ریاضی۔ ایکونامکس۔ تاریخ منطق و فلسفہ۔ کیمسٹری اور فزکس۔ اردو زائد مضمون کے طور پر ہوگا۔ اور شاید فارسی کا انتظام بھی کیا جا سکے۔ تعلیم کا انتظام انشاء اللہ تسلی بخش صورت میں کیا جائے گا۔

(۲) کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی ہوگا۔

(۳) اس سال صرف فرسٹ ایر کلاس کھلے گی جس میں انٹرنس پاس طلبہ داخل ہو سکیں گے

(۴) یہ کالج حسب گنجائش ساری قوموں کے طلبہ کے لئے کھلا ہوگا۔

(۵) دیگر انتظامات حسب ضرورت اور مطابق قواعد یونی ورسٹی کئے جائینگے۔

چونکہ انٹرنس پاس کرنے کے وقت طلبہ اپنی عمر کے ایک نہایت نازک حصہ میں ہوتے ہیں جبکہ بیرونی کالجوں اور بیرونی شہروں کا خلاف اخلاق اور خلاف اسلام ماحول اپنے خطرناک اثرات کے ساتھ ان پر یکدم حملہ آور ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کو اس نعمت کی طرف جو انہیں مجوزہ کالج کی صورت میں حاصل ہو رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ خرچ بھی انشاء اللہ بڑے شہروں کی نسبت کم رہے گا۔ جو بچے اس سال بصورت کامیابی امتحان انٹرنس فرسٹ ایر میں داخل ہونا چاہیں وہ مکرمی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سکرٹری کالج کمیٹی قادیان کو اپنے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کر دیں۔ کہ وہ فلاں فلاں مضمون لینا چاہتے ہیں۔ تاکہ تعداد کے اندازے کے مطابق انتظام کیا جا سکے:

پچیسواں یوم عمل اجتماعی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"پس ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی کا ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا یا کہی چلانا۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام پچیسواں یوم عمل اجتماعی ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ھ ش مطابق ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء بروز جمعہ مقرر کیا گیا ہے۔ کام انشاء اللہ ½۹ بجے صبح شروع کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ مقام عمل دارالامان سے قادر آباد کو جانے والی سڑک تجویز کی گئی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ سڑک نصف کے قریب پہلے تیار ہو چکی ہے۔ بقیہ حصہ کو بھی جلد از جلد مکمل کر دینا ضروری ہے۔ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ تو اس میں لازمی طور پر شریک ہونگے۔ مجلس انصار اللہ کے ممبران سے بھی درخواست ہے۔ کہ جس طرح وہ پہلے نہایت خوشی اور اخلاص کے ساتھ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔ اس دفعہ بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں:۔

خاکسار:۔ ظہور احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا بذریعہ تار

(۱) اجمیر ۱۱ فروری۔ تجارتی کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد شریف

(۲) سمندر پار ۱۰ فروری۔ میں بخیریت ممباسہ پہنچ گیا ہوں۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ بشیر احمد حیات۔

نتیجہ امتحان دینیات انگریزی درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ قادیان بابت ۱۹۴۳ء

بشارت احمد صاحب شاہ پوری قرآن مجید ۹۶/۱۰۰ اول
انگریزی ۷۲/۱۰۰ دوم
چوہدری اللہ دتا صاحب کاہلوں قرآن مجید ۵۹/۱۰۰ دوم
انگریزی ۴۶/۱۰۰

	قرآن مجید	انگریزی
محمد صادق صاحب	۵۳	۴۰
غلام رسول صاحب	۵۱	انگریزی میں فیل
عزیز الدین صاحب	۴۰	انگریزی کا امتحان نہیں دیا
منور احمد صاحب	۴۹	۴۶
محمد اسحاق صاحب صوفی	۸۴	۶۷ اول
عبد الحق صاحب	۴۴	۴۵
حکیم الدین صاحب	۴۰	۴۰
بشارت احمد صاحب بشیر	فیل	۶۳

اس امتحان میں پاس ہونے کا معیار ۴۰ فیصدی مقرر ہے۔ ۶۷ فیصدی یا اس سے زیادہ نمبر لینے والے درجہ اول میں شمار ہونگے۔ اور ۵۷ فیصدی یا اس سے اوپر نمبر لینے والے درجہ دوم میں باقی درجہ سوم میں شمار ہونگے۔ دینیات میں اول بشارت احمد دوم چوہدری اللہ دتا صاحب ہیں۔ انگریزی میں اول محمد اسحاق صاحب صوفی اور دوم

وَاِذَا العِشَارُ عُطِّلَتْ

اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار "اہلحدیث" ۷ر جنوری ۱۹۴۴ء میں یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ مدینہ میں ریل کا جاری ہونا مسیح موعود کا نشان بتایا ہے۔ اور چونکہ یہ واقع نہیں ہوا۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود نہ ٹھہرے۔

"الفضل" ۲۲ جنوری میں خاکسار نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس چیز کو مسیح موعود کی صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ وہ از روئے قرآن کریم واذا العشار عطلت اور بزبان نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا الفاظ ہیں۔ اور اسی کو اعجاز احمدی صفحہ ۲ پر نشان گردانا گیا ہے۔ یعنی نئی سواری کا جاری ہونا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دیگر تصانیف میں بھی فرماتے ہیں:۔ کہ

"اسی طرح ایک نئی سواری جس کی طرف قرآن شریف اور حدیثوں میں اشارہ تھا۔ وہ بھی ظہور میں آگئی۔ یعنی سواری ریل جو اونٹوں سے قائمقام ہوگئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ واذا العشار عطلت یعنی وہ آخری زمانہ جب اونٹنیاں بے کار کی جائیں گی۔ اور جیسا کہ حدیث مسلم میں مسیح موعود کے ظہور کی علامات میں ہے۔ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا۔ یعنی تب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ اور ان پر کوئی سوار نہ ہوگا۔ سو ظاہر ہے۔ کہ وہ زمانہ آگیا۔" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۷)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت کا یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ آپ کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق ریل موٹر وغیرہ کے ذریعہ پورا ہو چکا ہے۔ اور مخالفین اسلام کے لئے برہان قاطع ہے۔ مگر چونکہ ایسی سواریوں کا جاری ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات میں سے ایک نشان ہے۔ اور اس نشان کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی نے ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔

چنانچہ میرے مذکورہ بالا مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے واذا العشار عطلت کے متعلق لکھا ہے:۔

"اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز اونٹ جیسا جانور جو عرب میں بہت محبوب ہے چھوڑ دیا جائے گا۔" مختصر یہ کہ آیت موصوفہ کی قادیانی تفسیر غلط ہے۔ علاوہ اس کے یہ آیت مرزا صاحب پر چسپاں بھی نہیں ہے۔ حالانکہ بقول مرزا صاحب ان کی یہ علامت تھی!"

(اہلحدیث ۴ر فروری ۱۹۴۴ء)

مولوی صاحب کا مدعا یہ ہے کہ قرآنی آیت اور حدیث کا یہ نشان "قیامت کے روز" پورا ہوگا۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ مولوی صاحب بتائیں

(الف) عشار جبکہ دس ماہ کی گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں۔ تو کیا قیامت کو بھی اونٹنیوں کے گابھن ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر نہیں تو یہ خود اس بات کا بیّن قرینہ ہے کہ یہ واقعہ دنیا کا ہے۔ نہ کہ قیامت کا

(ب) پھر یہی نشان حدیث میں بالفاظ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا بیان ہوا ہے۔ اور مسیح موعود کے نزول کے نشانات مثل کسر صلیب و قتل خنزیر کے ضمن میں نئی سواری کا جاری ہونا آیا ہے۔ اگر اونٹ کے بیکار ہونے کا نشان بقول مولوی ثناء اللہ صاحب قیامت کے روز واقع ہوگا۔ تو کیا پھر آنے والا مسیح موعود بھی جس کا یہ نشان بتایا گیا ہے قیامت کے روز ہی نازل ہوگا اور کیا مسیح موعود کسر صلیب اور قتل خنزیر وغیرہما قیامت کے روز ہی کریں گے۔

میں نے اپنے جوابی مضمون میں لکھا تھا کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریل کے اجرا کا ذکر تو صرف بر بنائے اخبارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ نہ کہ حضور کا اپنا بیان تھا۔ اور اس کے ثبوت کے لئے میں نے اخبار "اہلحدیث" ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۶ء سے ایک درجن کے قریب حوالجات پیش کئے تھے جن میں ارض حجاز میں خصوصاً مدینہ اور مکہ کے درمیان ریل جاری ہونے کی خبریں تھیں۔ اور صرف یہی بتایا تھا کہ مکہ و مدینہ کے مابین ریل کی طیاری کی تجویز اگر بعد میں رہ گئی تو بھی اس سے اصل پیشگوئی اور نشان پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ اصل چیز تو نئی سواری کا جاری ہونا ہے۔ اور وہ وقوع پذیر ہوگئیں ساری دنیا شاہد ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "میں سفر حج کو ۱۹۲۶ء میں گیا۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے بلکہ کل حجاج نے اونٹوں پر سفر کیا"

جناب مولوی صاحب! جن جن جگہوں پر ریل موٹر وغیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے۔ وہاں بے شک اونٹ بے کار رکھے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جہاں یہ چیزیں نہیں وہاں بھی اونٹوں سے کام نہ لیا جائے۔ پھر مولوی صاحب یہ بھی بتائیں۔ کہ جب آپ حج کے لئے امرتسر سے روانہ ہوئے تھے تو امرتسر سے مکہ تک آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے صرف اونٹوں پر سفر کیا تھا۔ اور یہ جو آپ نے لکھا۔ کہ میں نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہوکر تقریر شروع کی۔ تو وہ کونسے اونٹ کی گاڑی کا دروازہ تھا؟ پھر کونسا اونٹ تھا۔ جس کی نسبت آپ نے لکھا۔ کہ "ریل گاڑی نے بذریعہ سیٹی خدا حافظ کہہ کر سب کو رخصت کیا۔ اور ہمیں اپنے ساتھ لے کر بیت الحرام کی طرف روانہ ہوئی۔" اور وہ کونسا اونٹ تھا۔ کہ جس پر "آٹھ پہر کے سفر کے بعد ہم (ثناء اللہ وغیرہ) کراچی پہنچے" تھے؟

غرضکہ مولوی صاحب کا یہ بیان کہ ۱۹۲۶ء میں "کل حجاج نے اونٹوں پر سفر کیا" قطعاً درست نہیں۔ اور اہلحدیث ۴ر فروری ۱۹۴۴ء کے اس مضمون کا ابتدائی حصہ اس کا بیّن ثبوت ہے۔ جہاں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ "دمشق سے لے کر مدینہ شریف تک سڑک بھی بن گئی۔ اور گاڑی کی آمدورفت بھی شروع ہوگئی۔ زائرین مدینہ نے دیکھا ہوگا۔ کہ ریل کا انجن وہاں کھڑا ہے۔" کیا مدینہ کے راستہ سے آنے والے حاجی بھی "کل حجاج" میں شامل تھے یا نہیں اور کیا انہوں نے بھی اونٹوں پر سفر کیا تھا؟ ہرگز نہیں۔

ان سطور میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے نئی سواری ریل کا اجراء مدینہ میں تسلیم کر کے اپنے اعتراض کو خود رد کر دیا۔ اور ثابت ہوگیا۔ کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان کہ نئی سواری نکل آئے گی۔ اور اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی پورا ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔

خاکسار۔ سید احمد علی مولوی فاضل از گھٹیالیاں

اسلام کا قانون وراثت

ایک ضروری اور مفید رسالہ کی تالیف

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیاء دین وملت اور اقامت شریعت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ نے موکد اقرار کیا ہے۔ کہ ہم اسلامی شریعت کے مطابق وراثت تقسیم کیا کریں گے۔ اس سلسلہ میں متعدد احباب نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون میراث پر مشتمل ایک رسالہ ہونا چاہیئے۔ جس کو پڑھ کر ہر شخص بآسانی سمجھ لے۔ کہ ہمارے خاندان میں جائداد وغیرہ کی تقسیم کیونکر ہونی چاہیئے۔ خاکسار نے اسلام کے قانون وراثت کے متعلق ایک تالیف شروع کر رکھی ہے۔ مگر طباعت کی مشکلات کے باعث اسے مکمل نہیں کر سکا اگر کوئی دوست اس بوجھ کو اپنے ذمہ لے سکیں۔ تو جلد یہ رسالہ مکمل ہو سکتا ہے انشاء اللہ اس میں علاوہ اصولی مسائل کے بعض نقشے دے کر بتایا جائے گا۔ کہ اس اس صورت میں وارثوں کو کیا کیا ملے گا۔ اندازاً ڈیڑھ سو صفحات کا یہ رسالہ ہوگا۔ اور حتی المقدور عام فہم ہوگا۔ ہاں اس بارے میں اگر کوئی دوست مفید مشورہ دینگے۔ تو وہ بھی بصد شکریہ قبول کیا جائے گا:

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

کاٹھیاواڑ میں احمدی مبلغین کا دورہ

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی کی بستی میں

موروی سے تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر ٹنکارا نامی ایک گاؤں ہے۔ جس کی آبادی سات آٹھ ہزار کے قریب ہے۔ یہی وہ بستی ہے۔ جس کے متعلق آریوں کی نئی تحقیقات کی بناء پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بستی آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی کی جائے پیدائش ہے۔ اس بستی میں ایک پاٹ شالہ ہے۔ جس میں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ ہم نے اس مندر کو دیکھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ شوراتری کو سوامی دیانند اپنے پتاجی کے حکم سے شو کی پوجا کر رہے تھے۔ کہ آدھی رات کو جب سب پوجاری سو گئے۔ جن میں سوامی جی کے والد بھی شامل تھے۔ تو ایک چوہا نکلا جس نے شو کی مورتی سے پھل وغیرہ اشیاء کھائیں۔ جن کو لوگوں نے چڑھاوے کے طور پر مورتی پر چڑھایا تھا۔ اور جاتے ہوئے مورتی پر پیشاب کر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بات نے سوامی جی پر بہت گہرا اثر کیا۔ اور وہ حقیقی شو کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ پرانے لوگوں سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ نیز اس علاقہ میں آریہ سماج کا کوئی خاص اثر و رسوخ نہیں۔ یہاں کے لوگوں سے مذہبی گفتگو دیر تک ہوتی رہی۔ اور کرشن ثانی کی آمد و صداقت کے متعلق دلچسپ مکالمہ ہوا۔ لوگوں کو ہندی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ شام کو وہاں سے روانہ ہو کر وانکانیر اسٹیٹ پہنچے۔

دیوان صاحب وانکانیر سے ملاقات

ریاست وانکانیر میں ہم دیوان صاحب سے ملاقات کے لئے گئے۔ یہ ایک ہندو اسٹیٹ ہے۔ ہم جب دیوان صاحب کی کچہری میں پہنچے۔ اور وزیٹنگ کارڈ بھجوایا تو آپ نے فوراً بلا لیا۔ اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ جس پر ہم نے اپنے آنے کا مقصد اور جماعت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا۔ اور مختصراً آپ کی تعلیمات کو پیش کیا۔ انگریزی و ہندی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ جس پر آپ نے ملاقات کرانے کا وعدہ فرمایا۔

ولیعہد بہادر سے ملاقات

اس کے بعد ہم یوراج صاحب بہادر سے ملاقات کے لئے گئے۔ یوراج ایک نوجوان بہت بااخلاق اور تعلیم یافتہ انسان ہیں۔ آپ سے دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے احمدیت کی ہسٹری دریافت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے متعلق مختلف سوالات پوچھے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیرت و مشاغل کے متعلق کچھ باتیں دریافت کیں۔ سلسلہ کی وسعت و تعداد اور کام کی بہت تعریف کی۔ آپ دوران گفتگو میں بار بار حضرت "احمد علیہ السلام" فرماتے تھے۔ اور آپ کا ہر جملہ محبت بھرا ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بعض دلائل اور آپ کی سیرت کے منتخب واقعات سن کر یوراج بہت محظوظ ہوئے۔ آپ کو ہم نے قادیان آنے کی دعوت دی۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ میں عموماً دہلی جاتا ہوں۔ اب دہلی گیا۔ تو موقعہ نکال کر قادیان آؤں گا۔ آپ نے جب ہم سے یہ سنا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہے۔ تو آپ کے چہرہ سے افسوس و رنج کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ نے ہمارا لٹریچر پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ اور اس وقت جو لٹریچر تھا۔ وہ ہم نے پیش کر دیا۔ اور مزید لٹریچر بھجوانے کے لئے آپ نے اپنا ایڈریس نوٹ کرا دیا۔

مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات

پھر ہم کو مہاراجہ صاحب بہادر وانکانیر نے طلب فرمایا۔ اور نہایت بشاشت سے ملے۔ آپ عمر رسیدہ اور جہاں دیدہ انسان ہیں۔ مولوی عبدالمالک صاحب نے ہمارا تعارف کرایا۔ اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ جب مہاراجہ صاحب نے یہ سنا۔ کہ ہم سنسکرت و گورمکھی وغیرہ جانتے ہیں اور ہم کو جماعت احمدیہ کے امام نے خاص طور پر تعلیم دلوائی ہے۔ تو اس پر وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ یقیناً امام صاحب کا یہ قدم ہندوستان کے لئے بہت بابرکت ہے۔ آپ کی خواہش پر خاکسار نے کچھ وید منتر سنائے۔ اور گیانی صاحب نے حضرت باوا نانک رح کی تعلیمات میں سے وہ حصہ جو اسلام کے متعلق بطور شہادت ہے پیش کیا۔ مولوی عبدالمالک صاحب نے جماعت احمدیہ کے نظام اور حضرت احمد علیہ السلام کا خدا سے تعلق اور تعلیم کے بعض حصص انگریزی میں بیان کئے۔ بعض سوالات دریافت کئے۔ جن کے جواب دئے گئے۔ آخر انہوں نے فرمایا۔ کہ مجھے ہندی اور انگریزی میں اپنا لٹریچر بھجوانا۔ اس ملاقات پر مہاراجہ صاحب نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور جماعت کی تنظیم و تعلیم پر بار بار خوشی کا اظہار کیا۔ علاوہ ان ملاقاتوں کے ہم بعض مسلمان اور ہندو رؤساء سے بھی ملے۔ اور ان کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ خدا کے فضل سے ہمارا یہ سفر بہت کامیاب رہا۔

خادم محمد عمر از احمد آباد

پیلاطوس ثانی کرنل ایم۔ ڈبلیو ڈگلس سے ملاقات

صوبیدار کلیم اللہ صاحب احمدی عرصہ تین سال سے ولایت میں ہیں۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس سے ملتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک خط میں کرنل ایم ڈبلیو ڈگلس سے ملاقات کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں مجھے مولوی جلال الدین صاحب شمس سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اتفاق سے مولوی صاحب کے ایک خط کے جواب میں میں نے کرنل ایم۔ ڈبلیو ڈگلس صاحب کا پتہ دریافت کیا۔ میری کوشش تو اس پتہ کے معلوم کرنے کی دو دو سال سے تھی۔ لیکن التواء ہی ہوتا گیا اب کی دفعہ چونکہ ملاقات مقدر تھی۔ خط لکھنے کے دوران میں یہ بات بھی ذہن میں آگئی اور اُن سے پتہ مل گیا۔

چند ہی دن گذرے کہ ایک پارٹی میں شمولیت کا موقعہ حاصل ہوا۔ اور میں نے اپنا نام دیگر نوجوانوں کے ساتھ دے دیا۔ ہفتہ عشرہ میں ہمیں جانا پڑا۔ جانے سے پہلے کرنل صاحب کو ایک چٹھی بھیج دی کہ میں دور دراز سے مسافت طے کر کے آ رہا ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ دیا جائے چونکہ ملاقات مقدر تھی۔ صاحب موصوف نے جواب بھی مجھے مولوی صاحب کے پتہ پر دیا۔ مولوی صاحب کو میرے سفر کا علم نہ تھا۔ اور اگر چٹھی مجھے مولوی صاحب کے ذریعہ نہ ملتی۔ تو محروم رہتا۔ جس مطلب کے لئے گئے تھے۔ اس کے لحاظ سے پہلے دن ملکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی۔ بادشاہ سلامت ہمراہ نہیں تھے۔ میرے ہمراہ اپنے محکمہ کا ایک صاحب انچارج پارٹی تھا۔ اور دو کرنیل انڈیا ہاؤس کے تھے۔ ہمیں سمجھا دیا گیا تھا۔ کہ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ سے کیسے ملاقات ہونی چاہیئے۔ بہت ہجوم تھا۔ فوجی ہندوستانیوں کی تعداد میرے سمیت چھ تھی۔ اس پروگرام کے بعد میں مولوی صاحب کی ملاقات کو گیا۔ وہاں سے مجھے میرے نام کرنیل ڈگلس صاحب کی چٹھی ملی۔ اور مجھے اپنی ان دنوں کی سکونت کا پتہ دیا جو سٹیشن لنڈن سے ایک گھنٹہ ریل کے

سفر جتنا دُور تھا۔ مجھے کرنیل صاحب سے قریباً ایک گھنٹہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ صاحب موصوف کی عمر اس وقت ۸۰ برس کی ہے۔ کتاب البریہ جو مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک مشنری کے بارے میں تصنیف شدہ ہے۔ اس میں کرنیل صاحب کا ذکر ہے۔ میں نے خط و کتابت میں لکھ دیا تھا کہ میری ملاقات کی وجہ یہ ہے۔ کہ میرا سلسلہ احمدیہ سے تعلق ہے اور آپ کا اسم گرامی کتابوں اور رسالوں میں پڑھ چکا ہوں۔ مجھے شوق ہے۔ کہ بچشم خود آپ کو دیکھ لوں۔ کرنیل صاحب جبکہ گورداسپور کی عدالت میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ اس وقت عہدہ کپتان تھا۔ یہ سیالکوٹ۔ پنڈدادنخان۔ جہلم جھنگ۔ لائل پور اور دہلی رہ چکے ہیں۔ نیز چیف کمشنر جزائر انڈیمان اور نکوبار بھی رہ چکے ہیں۔

کرنیل صاحب نے مقدمہ کا ذکر مجھ سے خود بخود کیا۔ کہ یہ واقعہ سنہ ۱۸۹۶ء یا سنہ ۱۸۹۸ء کا ہے۔ مجھ سے دریافت کیا۔ کہ تم ابھی پیدا بھی نہ ہوئے ہوگے۔ میں نے اپنا سن پیدائش بتلایا جنوری سنہ ۱۸۹۷ء۔ فرمایا مقدمہ امرتسر کی عدالت سے میری عدالت میں منتقل ہوکر آیا۔ میں تمہارے پرافٹ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے دورہ بٹالہ کا کیا۔ اور سمن کے ذریعہ طلب کیا۔ میں نے عبدالحمید سے سوال کیا کہ تم قادیان سے روانگی پر پہلے کہاں گئے تھے۔ اس نے جواب دیا کہ امریکن مشن میں۔ اس کے اسی جواب سے میں سمجھ گیا اور اس کو بھی کہا کہ اس کا امریکن مشن جانے کا کیا مطلب تھا مقدمہ کی مختصراً تفصیل سنائی۔ صاحب موصوف نے سلسلہ کی بہت تعریف کی۔ ہندوستان کی سیاسی حالت کا ذکر کیا۔ صاحب موصوف ان دنوں علیل ہیں۔ اور کچھ ضعیف العمری کی وجہ سے آواز صاف نہ تھی۔ میں نے اپنے ذوق کے چند ایک سوال دریافت کرنے تھے۔ لیکن وقت تھوڑا تھا۔ میں نے مقررہ وقت پر واپس سٹیشن پر آنا تھا۔ مجھ سے وعدہ کیا۔ کہ دوبارہ زیادہ وقت دُونگا۔

ڈاکٹر مارٹن کلارک کے بارے میں کہا کہ یہ اینگلو انڈین تھا۔ گو نام ظاہر کرتا ہے کہ انگریز ہوگا۔ یہ مقدمہ امرتسر کی عدالت میں پہلے دائر کیا گیا۔ جہاں مارٹن کلارک رہا کرتا تھا۔ میں نے عمر اس لڑکے کی دریافت کی۔ صاحب بہادر نے کہا سترہ اٹھارہ برس کا ہوگا۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے وارنٹ گرفتاری جاری کیا۔ کتاب البریہ میں نے پڑھی ہوئی ہے بسبب وارنٹ نافذ ہوا۔ تو حریف سٹیشن پر آئے۔ کہ حضرت اقدس کو پولیس کی حراست میں ہتھکڑی لگی پائیں گے اور یہ منظر دیکھ کر خوش ہونگے۔ ایک ہفتہ گذر گیا۔ لیکن وہ یہ منظر نہ دیکھنے پائے۔ خدا جانے وارنٹ کہاں گیا۔ بعد میں ڈپٹی کمشنر امرتسر کو علم ہوا۔ کہ یہ مقدمہ اس کی سماعت کا نہیں۔ گورداسپور تار دیدیا کہ وارنٹ منسوخ سمجھا جائے۔ گورداسپور کی عدالت میں کوئی وارنٹ نہ پہنچا تھا مسل امرتسر کی عدالت سے گورداسپور بھیجی گئی۔ سابق کپتان صاحب نے اپنی بصیرت اور فراست سے معلوم کرلیا۔ کہ مقدمہ جھوٹا ہے کپتان ڈگلس صاحب کو پیلاطوس سے کتاب البریہ میں مشابہت دی گئی ہے۔ چنانچہ ذیل کی مشابہتیں پائی جاتی ہیں:-

(۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی گرفتاری ایک نام کے مرید یہودا اسکریوطی نے تیس روپے لیکر کرائی تھی۔ ایسا ہی اس مقدمہ میں عبدالحمید جو مرید ہونے کا دعویدار بھی تھا۔ عیسائیوں کے ایماء پر ارادۂ قتل کا مقدمہ بنایا۔ (۲) حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مقدمہ ایک عدالت سے دوسری عدالت میں منتقل ہوا تھا۔ ایسا ہی یہ مقدمہ امرتسر سے ضلع گورداسپور میں منتقل ہوا۔ (۳) پیلاطوس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت کہا تھا۔ کہ میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا۔ ایسا ہی کپتان ڈگلس صاحب نے عدالت میں کہا۔ کہ کوئی الزام نہیں۔ (۴) جس روز حضرت عیسٰیؑ نے صلیبی موت سے نجات پائی۔ اس روز ایک چور سزایاب ہوا تھا۔ ایسا ہی جس روز حضرت اقدس بری قرار پائے۔ ایک عیسائی نے بوجہ چوری تین ماہ قید کی سزا پائی۔ (۵) حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خلاف یہودیوں نے شور مچایا تھا کہ یہ سلطنت روم کا باغی ہے۔ اور بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ ایسا ہی مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میرے مخالف جسقدر سلطنتیں ہیں۔ سب کاٹی جائیں گی۔ (۶) پیلاطوس نے مخالفین کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور سمجھ لیا۔ کہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دشمن ہے۔ اسی طرح کپتان ڈگلس صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ محمد حسین بٹالوی مرزا صاحب کا دشمن ہے (۷) حضرت عیسٰی علیہ السلام کو پہلے خبر دی گئی تھی۔ کہ دشمن گرفتار کرینگے۔ قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور آخر خدا ان کی شرارت سے بچالیگا۔ ایسا ہی حضرت اقدس کو خدا نے واقعہ سے قبل اس مقدمہ سے اطلاع دے دی تھی۔ اور اس کا ذکر بہت سے لوگوں میں کردیا تھا۔

بعدالت چوہدری نذیر احمد صاحب تحصیلدار بٹالہ

عبداللہ اعوان دلاور ولد کھیڑا ذات جٹ سکنہ مہیش ڈوگرہ۔ بنام فضلدین۔ سردار۔ علی محمد۔ مختار علی۔ پسران غفور مسماۃ کیموں وغیرہ اقوام جٹ سکنان موضع مہیش ڈوگرہ پتی پل پور تحصیل بٹالہ پتی پل پور تحصیل بٹالہ۔ مدعی مدعاعلیہم

درخواست تقسیم اراضی

مدعاعلیہم پر معمولی طریق سے تعمیل نہیں ہوسکتی۔ ان کے خلاف اشتہار اخبار میں شائع ہونا ضروری ہے کہ اگر مدعاعلیہم مذکور بتاریخ ۱۹/۳/۳۴ بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱/۲/۳۴ بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ماسکو ۱۳ر فروری۔ سوویٹ سپریم کے پریذیڈنٹ کالینن نے بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ اس سال ہم فاسسٹ حملہ آوروں پر آخری ضرب لگائیں گے۔ اور رُوس کے تمام علاقوں سے دشمن کو نکال دیں گے۔

لاہور ۱۳ر فروری۔ گو پنجاب میں ابھی تک بجلی کے بلبوں کے کنٹرول نرخ تحریری طور پر دکانداروں کو نہیں دیئے گئے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ حکام کی زبانی ہدایت کے مطابق بلب فروخت ہو رہے ہیں۔ بلبوں کی کم از کم قیمت ایک روپیہ دو آنہ ہے۔

مدراس ۱۴ر فروری۔ راؤ بہادر این سوراج نے اچھوت مُدھار ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے اپنی قوم کو تلقین کی کہ "اچھوتوں کو کسی بڑی قوم پر بھی اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ حکومت برطانیہ پر بھی نہیں۔ جس نے چھوت چھات کو دور کیا"۔

پشاور ۱۲۔ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر صوبہ نے اس تجویز کو رد کر دیا ہے کہ تقریبوں وغیرہ میں مہمانوں کی حد مقرر کی جائے۔ جیسا کہ دیگر صوبوں میں کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۴ر فروری۔ گورنمنٹ ہند کے گزٹ میں اونی کپڑے پر کنٹرول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اُونی کپڑے کے تاجروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُونی کپڑے کو تیاری کی قیمت پر ۲۵ فیصدی سے زیادہ منافع وصول نہیں کر سکتے۔

سٹاک ہالم ۱۳ر فروری۔ غیر جانبدار اخباری نامہ نگاروں نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ اب برلین جرمنی کا دارالخلافہ نہیں رہا۔ تمام سرکاری محکمے برلین سے بریسلا۔ ڈرسڈن اور وی آنا کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شہزادی الزبتھ کی اٹھارہویں سالگرہ آئندہ ۱۵ اپریل کو ہوگی۔ اس کو شہزادی ویلز کا لقب نہیں بخشیں گے۔ ویلز کی ری پبلکن پارٹی اور پارلیمنٹ کی تمام پارٹیوں کے سرکردہ ممبران نے اس بات کی تائید کی تھی کہ شہزادی الزبتھ کو شہزادی ویلز کا لقب دیا جائے مسٹر لائڈ جارج کی راہنمائی میں ویلز کے لوگوں نے شہنشاہ سے یہ درخواست کی تھی کہ شہزادی کے سن بلوغ کو پہنچنے پر یہ لقب دیا جائے۔

نئی دہلی ۱۳ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پانچ ہزار سے کم مالیت کے کپڑے کے مالکوں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

اور پھیری والوں کو حساب کتاب رکھنے کی کلاز سے مستثنےٰ قرار دیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۲ر فروری۔ وزیراعظم مصر نے جلالۃ الملک فاروق کی سالگرہ کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ عرب ریاستوں میں بہت جلد اتحاد قائم ہو جائے گا۔ مصر تعمیر بعد از جنگ کے لئے تیاریوں میں مصروف ہے اور حکومت مصر اس پر پورے انہماک سے غور کر رہی ہے۔

کینبرا ۱۳ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ لڑنے اور زیادہ تیز کرنیکے لئے برطانوی فوجیں آسٹریلیا میں آنی شروع ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رُوسی افواج کے دل بادل شیپی ٹوئکا پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد اب اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ دریائے نیپر کے موڑ میں گھری ہوئی جرمن فوجوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ کیوائی روگ کی جرمن چھاؤنی کی محصور فوجوں کو تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور ان کی موت کا گھڑیال بج چکا ہے۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ ویٹیکان کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل کیسل گنڈولفو کو فضائی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ یہاں پوپ موسم گرما میں اقامت پذیر ہوتے ہیں۔ اس جنگ میں اس شہر پر یہ تیسرا ہوائی حملہ ہوا ہے۔ بموں کی بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ مقدس کلیسا کی جائیداد پر بھی بم گرتے رہے۔

انقرہ ۱۰ر فروری۔ کل دوپہر کے بعد ترکی میں ایک اور خوفناک بھونچال آیا جس سے سخت نقصان جان و مال ہوا۔ تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہو سکیں۔ گذشتہ دو ہفتوں میں یہ تیسرا زلزلہ ہے۔

پشاور ۱۳ر فروری۔ ہری پور میں سکھوں اور ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سردار سنت سنگھ نے حکومت کو دھمکی دی۔ کہ اگر اس نے ہری پور کے معاملہ میں تساہل سے کام لیا۔ تو مورچہ لگانا پڑے گا۔

لنڈن ۱۲ر فروری۔ نیپلز سے ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ کہ دو صوبوں کے سوا باقی اٹلی اور سسلی کا تمام علاقہ جو جرمنوں سے آزاد کرا لیا گیا ہے۔ بڈوگلیو گورنمنٹ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب بڈوگلیو کی گورنمنٹ ۴۰ ہزار مربع میل علاقہ اور ایک کروڑ اشخاص پر مبنی ہے۔

لاہور ۱۳ر فروری۔ مختلف قسم کے کپڑوں کی کنٹرول قیمتوں کی نئی فہرست ٹیکسٹائل کمشنر کی طرف سے محکمہ کنٹرول کے متعلقہ حکام کو بھیج دی گئی ہے۔ یہ فہرست ۱۲۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کنٹرول آرڈر کی کلاز ۱۲ (م) کے ماتحت ہر ڈیلر پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے۔ وہ اس فہرست کی ایک ایک نقل اپنی اپنی دکانوں پر لٹکائے۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ برطانیہ سے شمالی افریقہ پہنچ گیا ہے۔ اس قافلہ میں ۱۱۸ جہاز تھے۔ اور ۷۰ مربع میل میں پھیلے ہوئے تھے۔ راستہ میں ان جہازوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔

ہیلسنکی ۱۲ر فروری۔ فن لینڈ کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ روس سے فوراً سمجھوتہ کر لیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فن لینڈ کی وزارت روس سے براہ راست صلح کی درخواست کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روم کے قریب پوپ کے محل گرمائی رہائش گاہ کو جنگی رقبہ قرار دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ر فروری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا کہ روم کے جنوب میں اتحادیوں کے ساحلی اڈہ پر حالت نازک ہو گئی ہے سخت لڑائی کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر اتحادیوں کا سمندر پر کنٹرول ہے۔

ماسکو ۱۳ر فروری۔ آج جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ربال کی چھاؤنی پر ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ اور ایک سو چالیس ٹن وزن کے بم گرائے۔ دن کے وقت جو حملہ کیا گیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے ساٹھ ہوائی جہاز آئے۔ جن میں سے تیس گرائے گئے۔ نو اور کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ہمارے چار جہاز کام آئے۔

واشنگٹن ۱۳ر فروری۔ نیو برٹن میں جو امریکن دستے گشت کر رہے ہیں۔ انہوں نے جاپانیوں کی بہت سی لاشیں پڑی دیکھیں جو بھوک سے مر گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جاپانیوں کو رسد پہنچانے میں بہت مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ر فروری۔ روم کے جنوب میں اینزیو کے مورچے پر جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق مسٹر چرچل نے بیان کیا کہ حالت ویسی خطرناک نہیں ہے۔ جیسی خیال کی گئی۔ موسم کی خرابی کے باوجود وہاں کثرت سے توپیں اور ٹینک پہنچ رہے ہیں۔ کل لڑائی کا زور کچھ کم رہا۔

ماسکو ۱۳ر فروری۔ کل کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رُوسی فوجیں اڈیسہ کو جانے والی بڑی لائن پر بڑھ رہی ہیں۔ اور اس سے بعض دستے صرف تیس میل دُور رہ گئے ہیں۔

سکھر ۱۳ر فروری۔ کل سپیشل ٹربیونل میں مقدمہ قتل اللہ بخش کی شہادت اور وکلا کی بحث ختم ہو گئی۔